بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۹۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۳۳
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم چہارشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۴/۱۹ | یکم تبوک ۱۳۴۴ ہش ۔ ۴ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ ۔ یکم ستمبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۹۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ اگست بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؏

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کے دل میں حصولِ قربِ الٰہی کا ایک درد ہونا چاہیئے

سعادت اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق استوار رہو

"خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پروا نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ کیونکہ اگر اس کی طرف رجوع رکھوگے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جس قدر اپنے وجود کو مفید اور کارآمد ثابت کرے گا۔ اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کرے گا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا نہ گاڑی میں جتتے گا نہ زراعت کرے گا نہ کنوئیں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آوے گا۔ ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالے کر دیگا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا تو خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ وار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہیئے تاکہ مالک بھی خبر گیری کرتا رہے لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتّے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آبیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آسکتا ہے!

خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ جو اس اصل غرض کو مدِّنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنا لوں۔ فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابلِ قدر شے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پاکر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے" ؏

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم ص ۲۸۸ و ۲۸۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ اگست۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ ۳۰ اگست سے ۶ ستمبر تک ہفتہ تحریک جدید منا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں کل مورخہ ۳۰ اگست کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس مقامی کی طرف سے ایک جلسۂ عام منعقد کیا گیا جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی نے کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب قائمقام مہتمم مقامی نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ عہد دہرائے جانے کے بعد صاحب صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے خدام اور اطفال کے علم انعامی تقسیم فرمائے۔ خدام کا سہ ماہی علم انعامی مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار کے حصہ میں آیا۔ اور اطفال کا ماہانہ علم انعامی حلقہ فیکٹری ایریا کی مجلس اطفال الاحمدیہ نے حاصل کیا۔

بعدہٗ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری نے ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے نام محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ نے "تحریکِ جدید کے ذریعہ اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام" کے موضوع پر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "وقفِ زندگی کی اہمیت" پر اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے تحریکِ جدید کے مالی جہاد کے ضمن میں احباب جماعت کی ذمہ داریوں پر تقاریر کیں۔ اور احباب کو خدمتِ اسلام کی خاطر زندگیاں وقف کرنے اور تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں پورے جذبہ و جوش کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ آخر میں صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اسلام نے اشیاء کی خرید و فروخت کے متعلق جو تعلیم دی ہے ہمارے تاجروں کا فرض ہے کہ اس کی پابندی کریں

مومن کو ہمیشہ یہ دیکھتے رہنا چاہیئے کہ اس کا کوئی بھائی ضروریاتِ زندگی سے محروم تو نہیں ہے

مقامی جماعت کے عہدہ دار دوسرے امور کی نگرانی کرنے اور جائزہ لینے کا انتظام کرنا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ دسمبر ۱۹۳۴ء بمقام قادیان

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:
مَیں نے جماعت کے دوستوں کو

دوکانداروں کی اصلاح

کی طرف توجہ دلائی تھی جس کے اس خطبہ کے نتیجہ میں مختلف محلوں کے عہدہ داروں نے دوکانداروں کا جائزہ لیا تو بعض جگہ باٹوں میں کمی دیکھی گئی۔ جس کی اصلاح کی طرف انہیں توجہ دلائی گئی۔ بعض جگہ چیزیں ناقص دیکھی گئیں اور ان کے ازالہ کی تاکید کی گئی۔ اسی طرح بعض جگہ یہ ثابت ہوا کہ مٹھائیوں والے خراب اور ناقص گھی استعمال کرتے ہیں۔ اس عیب کو دور کرنے کے لئے بھی کارروائی کی گئی۔ لیکن یہ کام ایک دن کا نہیں کہ اس کے بعد ہمیں توجہ کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ دوکانداروں میں

دو قسم کے لوگ

ہوا کرتے ہیں۔ ایک وہ جو سستی اور غفلت سے خراب چیزیں مہیا کرتے ہیں اور دوسرے وہ جو بددیانتی سے خراب چیزیں دیتے ہیں لیکن نہ تو سستی ایسی چیز ہے جو کسی کے ایک دفعہ کہنے سے دور ہو جائے اور نہ بددیانتی ایک دفعہ کے توجہ دلانے سے دُور ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں پھر کارکنوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ درحقیقت ان کا انتظام کرنا کوئی آسان بات نہیں ہوتی۔ جو لوگ سست ہوں ان کی سستی ایک دن میں دُور نہیں ہو سکتی۔ اور جو بددیانت ہوں ان کی دیانت بھی ایک دن میں قائم نہیں ہو جاتی۔ اس لئے تمام

محلوں کے عہدہ داروں کو

ایسے آدمی مقرر کرنے چاہئیں جو متواتر دوکانوں کی نگرانی رکھیں۔ لیکن اس کام کے لئے کسی دوکاندار کو مقرر نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ انتظامی اصول کے خلاف ہے کہ جن پیشہ داروں کی نگرانی کی ضرورت ہو۔ ان پر اسی پیشے کا کوئی آدمی مقرر کیا جائے۔ ایسے شخص کو یہ خدشہ رہتا ہے کہ اگر میں نے نقص بتائے تو میرے ہم پیشہ لوگ میرے مخالف ہو جائیں گے اور مجھے نقصان پہنچے گا۔ پس دوکانداروں پر نگران کسی دوکاندار کو مقرر نہ کیا جائے بلکہ اور لوگوں کے سپرد یہ ڈیوٹی کی جائے اور اس نگرانی پر مداومت اختیار کی جائے اور ایسے اصول مقرر کئے جائیں گے جن کے ماتحت تاجروں کی اصلاح ہو جائے۔ مثلاً اشیاء کے نرخ کا معاملہ ہے۔ یہاں کے

تاجروں کا یہ طریق ہے

کہ جتنے نرخ پر ان کا جی چاہے اشیاء بیچتے ہیں۔ حالانکہ اگر اس اصل کو تسلیم کیا جائے تو دنیا میں سوائے تباہی کے کچھ نہ رہے۔ اور نظامِ عالم درہم برہم ہو جائے۔ اسلام نے اپنی تعلیم میں اس اصل کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ لیکن چونکہ یہ تفصیلات بیان کرنے کا موقعہ نہیں۔ اس لئے مختصر طور پر مَیں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام نے جو اشیاء خرید و فروخت کے متعلق اصول بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خرید و فروخت دونوں میں معقولیت پائی جانی چاہیئے۔ نہ دوکاندار کا نقصان ہو نہ خریدار کا۔ مَیں نے پچھلے دنوں ہی اس کا تجربہ کیا۔ جب مجھے اپنے بچوں کی

شادی کے موقعہ پر

کچھ مٹھائی کی ضرورت پیش آئی۔ ریٹ دریافت کئے گئے تو ہندوؤں نے جو ریٹ بتائے اس سے ڈیوڑھے ریٹ احمدی دوکانداروں نے بتائے اور وجہ یہ بتائی کہ ہم اچھا اور خالص گھی ڈالتے ہیں مگر لطف یہ ہوا کہ جب میرے پچھلے خطبہ جمعہ کی بنا پر نگرانی کی گئی تو اسی دوکاندار کا گھی جس نے کہا تھا کہ ہم خالص اور بہتر گھی مٹھائیوں میں استعمال کرتے ہیں ردّی اور ناقص پایا گیا تو

عدمِ نگرانی کی وجہ سے

اس قسم کے نقص پیدا ہو جاتے ہیں پھر یہی نہیں بلکہ بعض چیزوں کے ریٹ میں دوگنا فرق پایا گیا۔ یہ بھی ایسا نقص ہے جس کا ازالہ ہونا ضروری ہے پس عہدہ داروں کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف یہ دیکھا کریں کہ دوکاندار عمدہ اور صاف ستھری چیزیں رکھیں جو صحت کے لئے کسی پہلو سے بھی مضر نہ ہوں بلکہ یہ بھی دیکھیں کہ بھاؤ کے لحاظ سے بھی گاہک کو نقصان نہ پہنچا کرے۔ مجھے ان چیزوں کے گراں خریدے جانے کا افسوس نہیں بلکہ افسوس اس امر کا ہے کہ اس کا اثر دیانت اور امانت پر پڑتا ہے۔ مَیں نے اگر پندرہ بیس روپے کی مٹھائی لے لی تو خواہ وہ مجھے گراں ملی مجھ پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ایسا موقعہ روز روز تو نہیں آتا مگر یہاں سوال اشیاء کی نگرانی کا نہیں بلکہ

قوم کی دیانت و امانت

کا ہے۔ پس یہ دلیل کام نہیں دے سکتی کہ ہم نے کب روز روز ایسی اشیاء خریدنی ہیں کہ ہم اس کا دوسروں سے مقابلہ کریں۔ مگر یہاں سوال یہ ہے کہ بعض لوگوں کی دیانت کا پہلو کمزور ہو رہا ہے۔ اور جب قوم کے بعض افراد کی دیانت کمزور ہو جائے۔ تو دوسروں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اور وہ بھی خیانت کرنے لگ جاتے ہیں۔

پس مَیں امید کرتا ہوں کہ باقی کاموں کی طرح مقامی انجمنیں اس امر کی طرف بھی توجہ کریں گی ۔۔۔۔ اس کے بعد مَیں

ایک اور مضمون

کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جو نہایت ہی اہم اور اصولی موضوع ہے۔ اسلامی تعلیم پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر فرد کی غذا قوم کے ذمہ ڈالتا ہے اور مسلمانوں پر فرض قرار دیتا ہے کہ وہ کسی مسلمان کو فاقہ سے نہ رہنے دے۔ قرآن مجید سے اس کا پتہ چلتا ہے احادیث سے اس کا پتہ چلتا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کا پتہ چلتا ہے۔ پس ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ اس کا کوئی بھائی ان ضروریات

زندگی سے تو محروم نہیں ہے جن کے بغیر حیات قائم نہیں رہتی اور اگر کسی شخص کے متعلق معلوم ہو کہ وہ اس قسم کی ضروریات زندگی سے محروم ہے تو دوسرے مسلمان اس کے ذمہ وار نہیں ہیں

ایک موٹی مثال دیتا ہوں

جس سے یہ نکتہ ہر شخص کی سمجھ میں آسکے گا اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس لباس نہ ہو اور اس کی ایسی کمزور حالت ہو گئی ہو کہ وہ لنگوٹ بھی نہ رکھتا ہو اور ننگا بازار میں پھرنے لگے تو سب کو اس کی غربت اور فلاکت کا احساس ہو جائے گا اور وہ اسے کپڑے تیار کر کے دے دیں گے خواہ خود بھی انہیں تکلیف ہو حالانکہ لباس غذا سے ادنیٰ چیز ہے لیکن ہمارے ہاں یہ نقص ہے کہ اگر کوئی ننگا پھرے تو اسے کپڑے بنا دیں گے لیکن اگر فاقہ سے مرنے لگے اور کھانے کو کچھ میسر نہ ہو تو اس کی طرف بہت کم توجہ کریں گے حالانکہ

مقدم چیز غذا ہے

غلطی سے بعض لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ غذا بہم پہنچانے کی ساری ذمہ داری لنگر خانہ پر ہے حالانکہ لنگر خانہ پر لوکل جماعت کا اتنا ہی حق ہے جتنا لاہور گوجرانوالہ سیالکوٹ پشاور اور دوسرے شہروں کا۔ اگر ہم نے لاہور اور گوجرانوالہ میں اپنے آدمی مقرر کئے ہوئے ہیں جو وہاں کے بھوکوں کو کھانا کھلائیں تو یہاں کی جماعت کا بھی حق ہے کہ وہ اپنے بھوکوں کا لنگر خانہ پر بار نہ ڈالے۔ اور اگر باہر کی جماعتیں اس رنگ میں لنگر خانہ سے فائدہ نہیں اٹھاتیں تو مقامی جماعت کس طرح فائدہ اٹھا سکتی ہے جس طرح یہاں کے رہنے والے چندہ دیتے ہیں اسی طرح سیالکوٹ پشاور اور دوسری جماعتیں بھی چندہ دیتی ہیں مگر کیا ان جماعتوں کے غرباء لنگر خانہ میں سے کھانا کھا رہے ہیں کہ یہاں کے غرباء کا لنگر خانہ پر بار ڈالا جائے۔ بیرونی جماعتیں چندے بھی دیتی ہیں اور پھر اپنے مساکین کو کھانا بھی کھلاتی ہیں اسی طرح کوئی وجہ نہیں کہ جو فرض باہر والے ادا کر رہے ہیں وہ یہاں والے ادا نہ کریں۔ پس یہاں کے لوگوں کو

یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہئیے

کہ لنگر خانہ جماعت کے مہمانوں کے لئے ہے نہ کہ ذاتی مہمانوں یا مقامی غرباء کے لئے۔ مگر عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اگر کسی کے ہاں کوئی ذاتی مہمان بھی آجاتا ہے تو اس کا کھانا لنگر خانہ کے ذمہ ڈال دیا جاتا ہے بعض دفعہ کسی کا سالہ آجاتا ہے خسر آجاتا ہے۔ بھائی بہنیں یا بھانجے آئے ہوتے ہیں مگر کھانا لنگر سے منگوا لیا جاتا ہے حالانکہ لنگر خانہ اس کے لئے ہے جس کا یہاں کوئی رشتہ دار نہیں۔ اور جو جماعت کا آ کر مہمان بنتا ہے۔ پس جو رنگ یہاں کے بعض لوگوں نے اختیار کیا ہوا ہے وہ ایسا ہے کہ گویا وہ مہمان نوازی کے حکم پر تبر رکھنے والا ہے۔

میں نے کئی دفعہ بیان کیا ہے کہ بعض لوگ ایسے مخلص ہوتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم لنگر کی روٹی تبرک کے طور پر کھانا چاہتے ہیں ایسے لوگوں کا کبھی ایک وقت کے لئے کھانا منگوا لینا کوئی معیوب امر نہیں بلکہ اس قسم کی خواہش کو پورا کرنا ثواب کا موجب بنتا ہے۔ میرے ایک قریبی عزیز ایک دفعہ آئے ہوئے تھے انہوں نے کہا میرے لئے لنگر سے روٹی منگوائی جائے میں نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ آج میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر خانہ کا کھانا تبرکاً کھاؤں۔ تو بعض اوقات ایسے لوگ بھی تبرک کے طور پر لنگر سے دال روٹی منگوا لیتے ہیں مگر یہ اور چیز ہے اسے ہم روک نہیں سکتے بلکہ ہمیں اس جذبہ کی قدر کرنی چاہئیے لیکن مستقل طور پر اگر لنگر پر اپنا بوجھ ڈالا جائے تو یہ بہت ہی اخلاق کے گرے ہوئے ہونے کا ثبوت ہے۔ یہاں جس کا کوئی رشتہ دار نہ ہو اسے تو لنگر سے ہی کھانا کھانا ہے۔ مگر جس کے رشتہ دار ہوں اگر وہ بھی لنگر سے کھانا منگوائیں تو یہ درست نہیں ہوگا۔

ایسے لوگوں کی ذمہ داری

درحقیقت ان کے رشتہ داروں اور عزیزوں پر عائد ہوتی ہے۔ میں نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے وہ کہا کرتے ہیں ہمیں باہر بڑی تنگی تھی۔ ایک شخص ہمیں ملا اور اس نے کہا تم ہجرت کر کے مرکز میں کیوں نہیں چلے جاتے۔ اس پر ہم ہجرت کر کے یہاں آگئے مگر یہ ہجرت نہیں بلکہ مصیبت زدوں کا ایک ڈیرہ ہے۔ مہاجر تو اس لئے آتا ہے کہ وہ اپنی جان اور اپنا مال خدا کی راہ میں قربان کرے گا مگر یہ اس لئے یہاں آتا ہے کہ سلسلہ کے لوگ اپنی جان اور اپنا مال اس کے لئے قربان کریں۔ پس یہ ہجرت نہیں کہلا سکتی بلکہ

مسکینی اور فقر

ہے جس کو دور کرنے کے لئے وہ یہاں آجاتا ہے۔ مگر بہر حال جب وہ آگیا تو محلہ والوں کا فرض ہوتا ہے کہ ان کا خیال رکھیں۔ میرے نزدیک ہر محلہ کے عہدہ داروں کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے اپنے محلہ کے لوگوں کی نگرانی رکھیں اور دیکھیں کہ کوئی بھوکا تو نہیں رہتا۔ ہو سکتا ہے کوئی بیوہ ہو جس کے کھانے کا کوئی انتظام نہ ہو۔ کوئی مسکین ہو جو بے سامان ہو۔ پس جب کسی ایسی بیوہ یا مسکین کا انہیں علم ہو جس کا بوجھ سلسلہ نہیں اٹھا رہا تو ان کا فرض ہے کہ وہ محلہ کے لوگوں کے کھانوں میں سے کھانا مہیا کریں۔ کیونکہ محلے میں کسی ایک شخص کا بھوکا رہنا بھی محلے والوں کی ناک کاٹ دیتا ہے۔ پس

محلّے والوں کا فرض

ہے کہ وہ اپنے اپنے محلوں کے بھوکوں کا انتظام کریں اور کوشش کریں کہ کسی محلے کا کوئی فرد رات کو بھوکا نہ سوئے۔ اور

تحریکِ دُعا و صَدقہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے لئے چالیس روز تک التزاماً اجتماعی دُعاؤں اور صَدقات کا انتظام کیا جائے

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

احباب جماعت کو علم ہے کہ گزشتہ دو سال سے خاکسار کی طرف سے ان ایّام میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے خاص دعا اور صدقات کی تحریک ہوتی رہی ہے۔ سو اس سال بھی خاکسار تمام مخلصینِ جماعت کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ وہ اپنے پیارے امام کے لئے چالیس روز نہایت التزام کے ساتھ اجتماعی دُعاؤں کا انتظام کریں تا ہمارا آسمانی آقا ہماری تضرّعات کو قبول فرما کر ہمارے محسن امام کو اپنے خاص دستِ شفاء سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور حضور کی زندگی میں غیر معمولی برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھمّ آمین۔

اجتماعی دعاؤں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل دُعا کو خاص طور پر پڑھا جائے:۔

"بسم اللہ الکافی بسم اللہ الشافی بسم اللہ الغفور الرحیم۔ بسم اللہ البرّ الکریم یا حفیظ یا عزیز یا رفیق یا ولی۔ اشفِ امیر المومنین شفاءً کاملاً عاجلاً لا یغادر سقمًا"۔

نیز ہر فردِ جماعت دن میں کم از کم ستّر بار مندرجہ ذیل اسمِ اعظم کا ورد کرے:۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللّٰھمّ صلّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ وعلیٰ آل سیّدنا محمّدٍ وعلیٰ عبدک المسیح الموعود وبارک وسلّم انّک حمیدٌ مجید۔

امید ہے احباب جماعت یکم ستمبر سے ان دُعاؤں کا انتظام فرما دیں گے۔ نیز ان چالیس روز میں جماعت صدقات کا انتظام بھی کرے۔ ہم نے مرکز میں حضرت اقدس کے لئے صدقات کا انتظام کیا ہے جو مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی معرفت ہو رہا ہے احباب جماعت صدقات کی رقوم مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی خدمت میں ارسال فرماویں۔ احباب یاد رکھیں کہ صدقات سے اللہ تعالیٰ بلاؤں کو ٹالتا ہے مگر ایک مومن کا مسلک یہ نہیں ہونا کہ صدقہ کی رقم دیکر یہ خیال کر لے کہ اب اللہ تعالیٰ ہماری بلاؤں کو رد فرماوے گا بلکہ صدقہ دیتے وقت دل میں ایک آگ اور ایک جلن سی پیدا ہونی ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دعا بھی کہ اے ہمارے خدا ہم نہایت حقیر بندے ہیں تو غنی ہے اور تجھ کو کسی کی احتیاج نہیں مگر تیرے بندوں کو ہر آن تیرے فضل اور رحم کی احتیاج ہے تو ہمارے صدقات کو قبول فرما اور ہماری تضرّعات کو قبول فرما اور ہمیں ہر قسم کی بلاؤں اور صدمات سے اپنی حفاظت میں رکھ۔ آمین ثم آمین۔ والسّلام

خاکسار مرزا منوّر احمد

اگر انہیں کسی بھوکے شخص کا علم ہو تو محلے والوں کا فرض ہے کہ وہ کھانا جمع کر کے اسے دیں۔ اور چاہے آپ بھوکا رہنا پڑے اسے کھلائیں۔ کیونکہ اگر کھانا نہ ہو تو وہ زیادہ تکلیف دیا کرتا ہے لیکن اگر کھانا تو ہو مگر کسی غریب کو دے دیا جائے اور خود بھوکا رہا جائے تو اس سے کم تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ جس کے پاس کھانے کے لئے کوئی سامان نہ ہو۔

اسے دو تکلیفیں ہوتی ہیں

کھانا نہ ہونے کی بھی اور اپنی بے چارگی کی بھی۔ اور جس کے پاس ہو تو سہی مگر وہ کھائے نہیں اسے اتنی تسلی ضرور ہوتی ہے کہ میرے گھر میں سامان سب موجود ہے۔ جب چاہوں گا کھا لوں گا۔ جیسے روزوں کے دنوں میں ہم کھانا نہیں کھاتے مگر ہمارے دل کو تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ تکلیف ہم نے خود

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے

اپنے نفس پر وارد کی ہوئی ہے لیکن جس کے پاس کھانا نہ ہو اسے اپنی بے چارگی کا احساس بہت زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص بھوکا ہو تو اسے اپنے کھانوں میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نکال کر دے دینا چاہیئے اس لئے خود بھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور اسے بھی کھانا مل جائے گا۔ میں نے اکثر دیکھا ہے اگر انسان اپنی غذا میں کمی کر دے تو تھوڑی پر ہی گزارا ہو جاتا ہے۔ اور اگر زیادہ غذا کی عادت ڈال لے تو زیادہ کھائے بغیر چین نہیں آتا۔ دعوتوں کے موقعہ پر بعض ٹھونس ٹھونس کر کھاتے ہیں اور بعض تھوڑا سا کھا لیتے ہیں تو ان کا بھی گزارا ہو جاتا ہے۔ پس یہ کوئی ایسی چیز نہیں جو لا علاج ہو۔ جب تمام محلے والے

اس ذمہ داری کو محسوس کر لیں

کہ ان میں کوئی فاقہ زدہ نہ ہو تو پھر ان کا یہ بھی فرض ہوگا کہ وہ دیکھیں کہ ان کے محلہ میں کوئی ایسا شخص تو نہیں جو کام تو کر سکتا ہے لیکن کرتا نہیں۔ کیونکہ اگر ہم نکمّا بیٹھنے والوں کو کھانا دینے چلے جائیں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کئی نکمّے پیدا ہو جائیں گے۔ پس بیکار لوگوں کو کام کرنے پر مجبور کیا جائے تا کہ ان کی طاقتیں ضائع نہ ہوں اور وہ سلسلہ کے لئے بوجھ کا موجب نہ بنیں۔

عیسائی پادریوں کا مناظرہ سے فرار

اور

اسلام کی شاندار فتح

(مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ رحیم یارخان)

سابق ریاست بہاولپور اور سندھ کے علاقہ میں ٹھوپری (مارواڑی) قوم بڑی کثرت سے آباد ہے جو مذہباً ہندوؤں سے تعلق رکھتی ہے اور بالمیک کی پیروکار ہے مردار کھانے میں انہیں کوئی عار نہیں۔ ان لوگوں میں یہ دستور ہے کہ خوشی کے مواقع پر یا منتیں مان کر وسیع پیمانہ پر خیرات کا انتظام کرتے ہیں اور ہزاروں روپیہ (خواہ قرض کا ہو) اس پر بے دریغ خرچ کر دیتے ہیں جس میں دور و نزدیک کے ٹھوپری جمع ہو کر دورافتادہ دیہات میں بھی ایک میلہ کا سا سماں باندھ دیتے ہیں۔

عیسائیوں نے اس پسماندہ اور ناخواندہ قوم میں بھی تبلیغ کا ایک وسیع جال پھیلا رکھا ہے اور آج کل اس قسم کے افراد کثرت سے مسیحیت میں داخل ہو رہے ہیں چنانچہ اس تمام علاقہ کو مختلف سب سیکٹروں میں تقسیم کر کے یہاں مناد متعین کئے ہوئے ہیں جو خاص طور پر انہی لوگوں میں تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔

ضلع رحیم یار خاں کی تحصیل صادق آباد میں ڈھنڈی ریلوے سٹیشن (جو مین لائن پر واقع ہے) کے قریب چک ۲۳۰ میں آباد اس قوم کے ایک غریب ٹھوپری نے ایسی ہی خیرات کا انتظام مورخہ ۲۳/۸/۶۵ کی شام سے لیکر ۲۴/۸/۶۵ کی دوپہر تک کیا ہوا تھا اور اسکے لئے اس نے سولہ صد روپیہ قرض لیا۔ اس خیرات کو انکی زبان میں "کڑاہا" کہتے ہیں بڑے بڑے کڑاہوں میں حلوا پکایا جاتا ہے اور لوگ کھاتے ہیں اور دو تین دن تک یہی شغل رہتا ہے۔

اس قوم کا ایک معمولی تعلیم یافتہ نوجوان "مورد" عیسائیوں کے جنگل میں پھنس گیا اور نتیجۃً انگریز پادری تک اسکی پہنچ ہو گئی ہیں دور دور کا سفر طے کر کے آنے جانے شروع ہو گئے کیونکہ اسکے ذریعہ سے اسکی قوم پر آسانی سے ڈورے ڈالے جا سکتے تھے اس "کڑاہا" کے موقع پر اس نوجوان نے پادریوں کو دعوت دی کہ چونکہ یہاں اس موقع پر اس کی قوم کی کثیر تعداد اکٹھی ہوگی اسلئے یہاں پر کیمپ لگایا جائے۔

اسی چک میں ایک دردمند مسلمان زمیندار مولوی غلام حسن صاحب آباد ہیں جو ہماری ڈھنڈی جماعت سے متعارف تھے انہوں نے ہمارے دوستوں کو اسکی اطلاع دی اور ساتھ ہی خواہش کی کہ میں نے سنا ہے کہ عیسائی احمدیوں کے سامنے بات نہیں کر سکتے ہیں اس موقع پر اس گفتگو کا انتظام کراؤں گا اور یہ بحث سنوں گا چنانچہ جماعت ڈھنڈی نے فوری طور پر مجھے اطلاع دی اور میں ۲۲/۸/۶۵ بروز اتوار ۲ بجے کے قریب ڈھنڈی پہنچ گیا پہلے تو معلوم ہوا کہ پادریوں کا پروگرام منسوخ ہو گیا ہے لیکن تین بجے کی گاڑی سے دو پادری تشریف لے آئے ایک تو سامان اٹھوا کر مذکورہ چک میں پہنچ گیا اور دوسرا اسٹیشن پر واقع ہمارے احمدی دوستوں کی دکان پر آگیا تعارف ہونے پر

معلوم ہوا کہ یہ پہلے مسلمان تھے اور عرصہ پانچ سال سے اسلام ترک کر کے عیسائی ہو چکے ہیں اور اب ٹھوپری قوم میں تبلیغ کا کام کرتے ہیں اسلامی نام انور تھا اور اب جیمس نام اختیار کیا ہے یوپی سے اجڑ کر ادو میں آباد ہو گئے ہیں میں نے دریافت کیا کہ آپ نے اسلام جیسے مذہب کو چھوڑ کر عیسائی مذہب اختیار کیا تو کونسی خوبی دیکھ کر کیا کہنے لگے کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے تمام دنیا کے بوجھوں کو اٹھا لیا جبکہ پیغمبر اسلام نے کسی کے بوجھ کو نہیں اٹھایا میں نے کہا کہ پادری صاحب جو شخص اپنا ایک سیر وزن نہ اٹھا سکے وہ دوسرے کے ایک من بوجھ کو کیسے اٹھا سکتا ہے آپکے خداوند پر انکے آسمانی باپ نے ایک بوجھ صلیب کا ڈالنا چاہا لیکن اسکی حالت اتنی غیر ہوئی کہ ساری رات بلبلا بلبلا کر دعائیں کرتا رہا کہ یا اللہ جیسے ہو یہ موت کا پیالہ مجھ سے ٹل جائے اس رات نہ خود سویا اور نہ حواریوں کو سونے دیا اور حال دگرگوں ہوا کہ ایلی ایلی لما سبقتانی جیسے الفاظ بھی نکل گئے وہ تو اپنے بوجھ کو بھی اٹھانے کی سکت نہیں پاتا چہ جائیکہ وہ ساری دنیا کے بوجھوں کو اٹھا لے۔

تین گھنٹہ کی گفتگو میں لاجواب اور شرمندہ ہو کر کہنے لگا کہ یسوع مسیح خدا اور ابن اللہ ہے کیونکہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوا میں نے کہا کہ حضرت آدم بغیر باپ اور ماں کے پیدا ہوئے تھے تو وہ تو خدا سے اور اسکے بیٹے سے بھی بڑے ہوں گے ایسا ہی ملک صدق سالم کے متعلق میں نے عبرانیوں ۷/۳ کا حوالہ پیش کیا کہ

"یہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ ہے نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا"

اس پر مناد جیمس کہنے لگے کہ یہ پیدائش کا حوالہ ہے انجیل مقدس میں نہیں ہے میں نے کہا حوالہ خواہ پیدائش میں ہو یا انجیل میں بات تو ایک ہی ہے اور دونوں آپ کے لئے حجت لیکن میں شرط لگانے کیلئے تیار ہوں کہ یہ حوالہ عبرانیوں میں سے دکھاؤں گا اور شرط یہ ہے کہ اگر یہ حوالہ عبرانیوں میں نہ نکلا تو میں کل ٹھوپریوں کے مجمع میں کھڑے ہو کر کہوں گا کہ میں نے جھوٹ بولا اور اسکی سزا یہ ہے کہ آئندہ میں تبلیغ اسلام نہیں کروں گا اور اسی وقت واپس چلا جاؤں گا اور اگر یہ حوالہ انجیل میں سے نکل آئے تو پادری صاحب کو برسرِ عام یہ کہنا ہوگا کہ میں نے انجیل مقدس کی ہتک کی بے ادبی کی اسکی شان میں گستاخی کی میں آئندہ تبلیغ نہیں کرونگا اور اسی وقت پہلی گاڑی پر واپس اپنے وطن دادو چلا جاؤں گا۔ اسی وقت اتفاقاً تحصیل صادق آباد کے نائب تحصیلدار اپنے علاقہ کا دورہ کر کے واپس جانے کیلئے کچھ دیر کیلئے اس جگہ تشریف لے آئے جہاں ہم گفتگو کر رہے تھے انہوں نے بھی گفتگو میں دلچسپی لی اور انہوں نے اور دیگر دوستوں کے کہنے کے مطابق یہ طے پایا کہ اس معاہدہ کو تحریر میں لے آیا جائے تا کہ کسی کو فرار کا موقع نہ مل سکے لیکن پادری جیمس جن کا رنگ اڑ چکا تھا اور سخت پریشانی اور ندامت کا احساس ہو چکا تھا تحریر لکھنے پر آمادہ نہ ہوئے بلکہ کہنے لگے کہ میں کل

صبح ۹ بجے بائبل لے آؤں گا یہاں پر تمام مسائل پر بحث ہو گی اور پھر جو جھوٹا ہو گا وہ اب اعلان کریگا پادری صاحب کے پیہم اصرار پر ہم نے انہیں کل کے وعدہ پر جانے دیا۔

دوسرے دن مورخہ ۲۳/۸/۶۵ کو میں اپنے چھ احباب کو ساتھ لیکر اس چک کی طرف روانہ ہوا جاتے ہی مولوی غلام حسن صاحب کو ساتھ لیکر پادریوں کے کیمپ پر گئے پادری جیمس اور پادری پطرس (جو سکھر کے علاقہ میں ٹھوپریوں میں کام کرتے ہیں) ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے اول الذکر ایک جاسوسی ناول کا مطالعہ کر رہے تھے اور دوسرے کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے۔ بیٹھتے ہی میں نے پادری صاحب کو گھڑی دکھائی کہ اسوقت پونے دس بج رہے ہیں آپنے نو بجے پہنچنے کا وعدہ کیا تھا یہ بڑی وعدہ خلافی ہے اب ہم خود پہنچ گئے ہیں براہ کرم بائبل نکالئے مذکورہ حوالہ دیکھئے اور بات شروع کیجئے۔

ہکلاتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم آپ سے قطعی گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کیونکہ ہمیں رحیم یار خاں کے انچارج پادری ہدایت مسیح اور سکھر کے انچارج پادری جلال مسیح نے ٹھوپریوں کے علاوہ دوسروں سے گفتگو کرنے سے منع کیا ہے میں نے کہا اول تو آپ کل تین گھنٹہ مجھ سے گفتگو کر کے اس ہدایت کی خلاف ورزی کر چکے ہیں اور دوسرے یہ بتائیے کہ یہ پادری بڑے ہیں یا آپ کے یسوع مسیح کہنے لگے یسوع مسیح میں نے کہا آپ کے یسوع مسیح تو کہتے ہیں "میں بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔۔ لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو ڈال دینی اچھی نہیں" اور اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ "تم نے غیر قوموں کے پاس نہیں جانا"

اب تم لوگ اپنے خداوند کی تو حکم عدولی کر رہے ہو اور انچارج پادریوں کی اس بات کو مان رہے ہو جو خلاف تعلیم مسیح ہے اسلئے اب آپ کو ہم سے گفتگو کرنا ہی پڑیگی اور یا پھر معاہدہ کے مطابق آپکو کیمپ اٹھانا پڑیگا لیکن وہ ایک ہی بات کہتے رہے کہ اسکی تعمیل حکم ہے کہ ٹھوپریوں کے علاوہ بالخصوص احمدیوں سے بات نہیں کرنی آپ ہمارے کام میں گڑبڑ ڈالنا چاہتے ہیں یہ وقت ٹھوپریوں کا ہے کسی اور وقت آپ سے گفتگو کریں گے میں نے کہا اگر ٹھوپری یہ کہہ دیں کہ باہمی گفتگو ہو تو پھر تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا اس پر سب ٹھوپری کہنے لگے ہاں ہاں پادری صاحب آپ ان سے بات کریں لیکن وہ کہاں تیار ہونے والے تھے میں نے پادری پطرس سے کہا کہ آپ ہی کچھ بولئے لیکن جیمس صاحب درمیان میں بول پڑے کہ یہ بھی بات نہیں کرینگے میں نے جو کہہ دیا ہے وہی ہوگا۔

میں نے چک کے معزز اور درد مند مسلمانوں کو بھی بلوا لیا اور انکے سامنے مطالبہ پیش کیا کہ یا تو یہ پادری ہم سے گفتگو کریں نہیں تو لوگوں کو ورغلانا چھوڑ دیں جب کسی قیمت پر بھی پادری صاحبان بحث کے لئے آمادہ نہ ہوئے تو ٹھوپریوں نے پادری صاحبان کو کہا کہ آپ اپنا بوریہ بستر سمیٹئے اور اسی وقت یہاں سے چلے جائیے ورنہ گفتگو کیجئے چنانچہ مجبوراً عیسائی پادری باحسرت و یاس تین ہزار کے کثیر مجمع کے سامنے اپنا سامان اٹھائے روانہ ہو گئے۔ اس وقت مخبر صادق فداہ ابی و امی خاتم النبیین و الآخرین فخر موجودات فداہ روحی و جنانی صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ کہ مسیح موعود کے مقابلہ میں دجال نمک کی طرح پگھلنا شروع ہو جائے گا اور یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر ایک عین حقیقت بن کر سامنے نظر آ رہے تھے۔

چند ہی منٹ کے وقفہ پر ہم بھی روانہ ہوئے آدھا راستہ طے کیا تھا کہ دیکھا پادری صاحبان کھڑے کسی سے باتیں کر رہے ہیں۔ (۱)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی تربیتی کلاس

(اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی حسب سابق مجلس . . . .

خدام الاحمدیہ کراچی کی دسویں سالانہ تربیتی کلاس ۲۳ جولائی تا ۲۹ جولائی احمدیہ ہال میں منعقد ہوئی۔ یہ کلاس روزانہ شام ۸ بجے تا ۹½ بجے تک جاری رہی۔ کلاس کا افتتاح مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۶۵ء بروز جمعۃ المبارک مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے کیا۔ افتتاحی تقریر کے بعد دعا ہوئی۔ کلاس میں ۱۱ عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ اس کے علاوہ نبراس المومنین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف برکات الدعا کا درس ہوا۔ تقاریر کے عناوین۔ تربیتی۔ علمی اور روحانی امور پر مشتمل تھے۔ جن پر چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت مولانا عبدالمالک خاں صاحب مولوی دین محمد صاحب شاہد۔ مولوی عبدالمجید صاحب۔ مولوی عبدالحمید صاحب۔ قریشی نورالحق صاحب تنویر مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ چوہدری ناصر احمد صاحب اور عبدالرب صاحب انور نے تقاریر کیں۔

تقاریر کے بعد وقفہ سوالات بھی تھا۔ مقررین نے سوالات کے جوابات دئے۔ "جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ اغیار کی نظر میں" کے موضوع پر ایک فیچر پیش کیا گیا۔ جس کو سامعین نے پسند کیا۔ مکرم قائد صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اور خدام کو یہ نصیحت فرمائی۔ کہ جو کچھ انہوں نے سیکھا ہے اس پر کما حقہ عمل کرنے کی کوشش کریں۔ کلاس میں جو مضامین پڑھائے گئے ان کا امتحان بھی ہوا۔ حاضری اوسطاً ۰۰ ازہی۔

(ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول کراچی میں تقریب یوم آزادی

مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۵ء کو زیر صدارت چوہدری احمد مختار صاحب تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول عزیز آباد میں یوم آزادی اور سیرت النبیؐ کا جلسہ کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید رضوان احمد نے کی اس کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحب نے سکول کی مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر مختلف طلباء میں تقاریر کا مقابلہ کروایا گیا فیصلہ کے لئے تین منصفین مقرر کئے گئے۔ ان کے فیصلہ کے مطابق رضوان احمد ہشتم اوّل۔ ملک خلیل محمود۔ مدثر مرزا سیکنڈ قرار دئے گئے۔ عبدالہادی ششم کو اچھی تقریر کرنے کی وجہ سے انعام خصوصی دیا گیا۔ محمد انور ہشتم نے انگریزی زبان میں یوم آزادی پر تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔ اول دوئم آنے والوں کو انعام دئے گئے۔

مختلف کھیلیں بھی ہوئیں۔ مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (محمد ذکاء اللہ خان بی اے)

برائے لجنات

اجتماع لجنہ اماء اللہ کے موقعہ پر منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ کے لئے ایجنڈا زیر ترتیب ہے۔ لجنات کی صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ ایجنڈا میں شامل کرنے کے لئے تجاویز جو مقامی اجلاس میں پاس شدہ ہوں۔ جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ ۱۳ اگست کے بعد آنے والی تجاویز پر غور نہ کیا جا سکے گا۔ آفس سیکرٹری دفتر لجنہ مرکزیہ

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا حنیف احمد عمر تقریباً ۲۲ سال تعلیم میٹرک تک۔ دو ماہ سے لاپتہ ہیں۔ اسکے والدین بہت پریشان ہیں۔ اگر وہ اس اعلان کو پڑھے تو فوراً گھر واپس آجائے۔ اگر کسی شخص کو اس کا علم ہو تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر ہمیں آگاہ کریں۔

(بشیر احمد زعیم خدام الاحمدیہ چک ۲۹۶ ج ب جفا پور۔ براستہ گوجرہ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع لائلپور)

درخواست دعا:۔ میرا لڑکا عزیزم ڈاکٹر ریاض احمد جو کہ شکاگو امریکہ میں ہیں کی بیوی عزیزہ منصورہ ریاض امسال ایم بی بی ایس کے فائنل میں کامیاب ہو کر عازم امریکہ ہو رہی ہیں۔ بخیریت سفر طے ہونے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ میرے بڑے لڑکے عزیزم اعجاز احمد انجنیئر واپڈا کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ نومولود کی صحت اور لمبی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں نیز میرے منجھلے بیٹے عزیزم امتیاز نے اس سال بی ایس سی فائنل کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اسکی مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔ دعا گو سردار چوہدری سلطان علی چٹھہ معرفت گکھڑ منڈی۔ ضلع گوجرانوالہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع

۲۲-۲۳-۲۴ اخاء ۱۳۴۴ہش ۲۲، ۲۳، ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۵ء بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے۔ تمام قائدین مجالس ۱۳۱ ظہور۔ اگست تک منتظم دفتر بیرون کے نام مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں یہ اطلاع بھجوائیں۔ کہ ان کی مجالس سے کتنے اراکین (خدام و اطفال علیحدہ علیحدہ) اجتماع میں شامل ہوں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تجاویز برائے مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۲-۲۳-۲۴ اخاء ۱۳۴۴ہش اکتوبر ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوگا قائدین مجالس شوریٰ میں پیش کی جانے والی تجاویز کو مجلس عاملہ مقامی کے اجلاس میں پیش کرنے کے بعد کثرت سے منظور ہونے کے بعد مرکز میں ۱۵ ستمبر سے پہلے پہلے بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے چندہ جات

۱۔ مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام کے لئے باشرح چندہ کی ادائیگی کا ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلی دفعہ ۱۹۴۹ء . . . . کے سالانہ اجتماع کے موقع پر فرمایا تھا اور شرح بھی خود حضور نے ہی مقرر فرما دی تھی۔ بعد میں حالات کے پیش نظر شرح کے قواعد میں تبدیلیاں بھی ہوئیں۔ جن کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے باقاعدہ منظوری لی جاتی رہی۔ حضور کے ۱۹۴۹ء والے ارشاد کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے۔ خدام کو خطاب فرماتے ہوئے اور ان کے لئے بجٹ پروگرام تجویز کرنے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"خدام کو اپنا بجٹ خود پورا کرنا ہوگا۔ جو چیزیں میں نے بتائی ہیں۔ ان پر اخراجات کا ہونا ایک لازمی امر ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ خدام بجٹ کو خود پورا کریں۔"

۲۔ اس وقت حضور کی منظوری سے لازمی چندہ جات کے حسب ذیل قواعد جاری ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے لازمی چندوں کی شرح حسب ذیل ہوگی۔

ا۔ طالب علم مڈل تک	۱۵ پیسے ماہوار
ب۔ " " " سے اوپر	۳۰ " "
ج۔ برسر روزگار خدام	آمد پر ایک پیسہ فی روپیہ ماہوار

مگر چندہ کسی صورت میں ۳۰ پیسے ماہوار سے کم نہ ہوگا

مجلس عاملگیر کے سالانہ اجتماع کے لئے ہر خادم اپنی ماہوار آمد کا ایک فیصد سالانہ ادا کرے گا۔ عہدیداران خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منظور کردہ مذکورہ بالا قواعد اراکین خدام الاحمدیہ کو بار بار ذہن نشین کرائیں۔ تاکوئی خادم ان سے بے خبر نہ رہے۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وقارِ عمل

مورخہ ۲۰ اگست بروز جمعۃ المبارک مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے صدر بلاک کے خدام نے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل بجانب ریلوے لائن پلاٹ میں اجتماعی وقار عمل منایا۔ وقار عمل ساڑھے پانچ بجے سے شروع ہو کر سوا آٹھ بجے صبح ختم ہوا۔ وقار عمل میں قریباً اسی خدام نے حصہ لیا اور ہر خادم نے بڑی مستعدی اور اخلاص سے اپنے اپنے حصہ کا کام سرانجام دیا ہر طبقہ کے خدام نے وقار عمل میں حصہ لے کر اجتماعی رنگ میں ہاتھ سے کام کرنے کی مثال قائم کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین (ناظم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

بقیہ

جب قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ مزید ایک پادری بنام بنجمن لارڈ کاز سے تشریف لائے ہیں ہم بھی ان سے آملے۔ میں نے انہیں دعوت دی کہ اسٹیشن پر مل کر گفتگو کرتے ہیں۔ لیکن بنجمن صاحب کہنے لگے قطعاً نہیں۔ میں نے کہا ذرا ہٹ کر درختوں کے سایہ میں بیٹھ جاتے ہیں کہنے لگے ہرگز نہیں میں نے پیشکش کی کہ رستہ میں ہی بیٹھ جاتے ہیں نزادو دیگر دوستوں نے چادریں بچھانی شروع کر دیں لیکن بنجمن صاحب اب بھی مصر تھے کہ احمدیوں سے گفتگو نہیں ہوگی۔ ایک گھنٹہ کے بعد یہ ٹیبل اسٹیشن کی رقت روانہ ہو پڑے ہم نے انہیں کھانے کی دعوت دی لیکن بنجمن صاحب کہنے لگے کہ اس وقت زہر کی پڑیا دیدیں تو کھا لیں گے۔ لیکن آپ کا کھانا نہیں کھائیں گے وہ سیدھے ڈھنڈی کے اسٹیشن پہ پہنچ گئے ۱۲½ بجے سکھر جانے والی پسنجر گاڑی آگئی اور یہ تینوں پادری اس پر سوار ہو کر چلے گئے اور اس طرح اس علاقہ پر اسلام و احمدیت کی سچائی کے انمٹ نقوش چھوڑ گئے۔ ہم بھی تین بجے کی گاڑی سے احباب کی دعاؤں کے درمیان واپس

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۲۱۹:- میں زلفاں بیگم زوجہ مبارک احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاک خانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
(۱) مہر بذمہ خاوند ایک ہزار پچیس روپیہ
(۲) زیورات مالیتی مبلغ دو سو روپیہ کل بارہ سو پچیس روپے ہوتے ہیں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ:- دستخط:- زلفاں بیگم بحروف اڑیہ۔ گواہ شد [illegible]
نائب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز
گواہ شد:- خاوند موصیہ
Mobarak Ahmad ۲۳/۶/۶۲
احمدیہ لائنز موسیٰ بنی مائنز (بہار)

وصیت نمبر ۱۳۲۲۰:- میں … بی بی زوجہ بشارت خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر انیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوڈپلی ڈاک خانہ کوکنگ ضلع … صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد مبلغ آٹھ سو پانچ روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ:- نشان انگوٹھا … بی بی صاحبہ
گواہ شد:- شیخ ابراہیم نائب صدر موسیٰ بنی مائنز (بہار)
گواہ شد:- خاوند موصیہ
بشارت خان بحروف اڑیہ احمدیہ لائنز موسیٰ بنی مائنز (بہار)

وصیت نمبر ۱۳۲۲۲:- میں شوکت بیگم زوجہ شیخ روزاب صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر سولہ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاک خانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر بذمہ خاوند اور زیورات مالیتی ایک سو روپیہ کل سولہ سو روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:- شوکت بیگم ۲۳/۶/۶۲
گواہ شد:- خاوند موصیہ Sh Rozab
شیخ روزاب احمدیہ لائنز موسیٰ بنی مائنز (بہار)
گواہ شد:- شیخ ابراہیم نائب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز۔

وصیت نمبر ۱۳۲۲۳:- میں گلزار خان ولد ارشاد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو بصورت ملازمت مبلغ نوے روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- دستخط گلزار خان صاحب بحروف اڑیہ۔ گواہ شد:- سید غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم موسیٰ بنی مائنز ۲۳/۶/۶۲
گواہ شد:- شیخ ابراہیم نائب صدر موسیٰ بنی مائنز (بہار)

وصیت نمبر ۱۳۲۲۴:- میں پیراں بی بی زوجہ مقبول خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کیرنگ ڈاک خاص ضلع پوری۔ صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد مبلغ پانچ سو پچیس روپیہ مہر بذمہ خاوند اور زیورات قیمتی دو سو روپیہ کل سات سو پچیس روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ:- دستخط پیراں بی بی بحروف اڑیہ۔
گواہ شد:- مقبول خان صاحب احمدی احمدیہ لائنز موسیٰ بنی مائنز بہار
گواہ شد:- شیخ ابراہیم نائب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز (بہار)

بچوں کے معالج والدین

یہ بیان ضرور پڑھیں

پانچ سال پیشتر میرا لڑکا منصور احمد بد ہضمی اور سوکھے سے اس قدر لاغر اور لاعلاج ہو گیا کہ ایک دن ہمیں اس کے زندہ ہونے پر شبہ ہونے لگا۔ ان حالات میں اسے "بے بی ٹانک" استعمال کرائی گئی ... بچہ بتدریج تندرست اور توانا ہوتا چلا گیا اور آج بفضلہ تعالیٰ چھ سال کا صحت مند اور خوبصورت لڑکا ہے۔ ہم نے کئی دفعہ اسکی بچی کھچی بے بی ٹانک کھو دی تھی الحمد للہ اور بیمار بچوں کو دی ہے بفضلہ تعالیٰ چند خوراکوں سے انہیں آرام آجاتا ہے!! بیان بشارت احمد صاحب دوکاندار گرلز اسکول پلاٹ ربوہ بے بی ٹانک بڑی شیشی تین روپیہ۔ چھوٹی سوا روپیہ

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ہمیشہ اپنی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے؟ (منیجر)

خالی آسامیاں

زیر دستخطی کو بیس (۲۰) بلڈوزر اپریٹروں اور تیس (۳۰) گریسروں کی ضرورت ہے اپریٹر پڑھنا لکھنا اور بلڈوزر چلانا جانتے ہوں۔ گریسروں کے لئے ٹریکٹر اپریٹر سکول کے پاس شدہ امیدواروں کو ترجیح دی جائیگی۔ اپریٹر اور گریسر کو علی الترتیب مبلغ ۵/- روپے اور ۳/- روپے یومیہ مشاہرہ دیا جائیگا۔ ہر دو اسامیوں کے لئے درخواستیں مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء تک دفتر زیر دستخطی میں پہنچ جانی چاہئیں اور امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ ۱۳ ستمبر کو معہ تعارفی کارڈ ایمپلائمنٹ ایکسچینج لائلپور زرعی انجینئرنگ ورکشاپ میں انٹرویو کے لئے حاضر ہوں۔ بلڈوزر باہر سے آرہے ہیں اور ان کے لائلپور ورکشاپ میں کام پر چلنے تک منتخب شدہ امیدواروں کو اپنے خرچ پر ٹریننگ لینا ہوگی۔

المشتہر:- عبد الحمید چوہدری ایگزیکٹو ایگریکلچرل انجینئر لائلپور

ایک قیمتی کتاب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے تمام اہم علمی اور دینی امور کے بارے میں حضرت اقدس کی تعلیم کے یکجائی مطالعہ کے لئے صفحات ۱۳۲۰ قیمت مجلد ۲۰ روپے
اپنی تحریروں کی رو سے — مؤلفہ سید داؤد احمد — آپ کی تحریرات سے اقتباسات تبلیغی کام میں انسائیکلوپیڈیا کا کام دے گی — ملنے کا پتہ۔ مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ

نونہالان جماعت احمدیہ کے لئے

سلسلہ کتب اسلام

منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف جماعت احمدیہ

مؤلفہ

چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

کا

چھٹا ایڈیشن بفضلہ تعالیٰ شائع ہو گیا ہے

پہلی تین کتابوں کا سیٹ قیمت سوا روپیہ

تاجران کتب کے لئے

۲۵ فی صد کمیشن

ملنے کا پتہ

احمدیہ بک ڈپو ربوہ

ملفوظات حصہ ششم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات

جو جماعت احمدیہ کی تربیتی اور روحانی ترقی کے لئے مفید

اور

تربیت اولاد کا بہترین ذریعہ

ہیں۔ یہ خزانہ علم و عرفان جلد طلب فرمائیں

ہدیہ علاوہ محصولڈاک ۸/- روپے۔ ملنے کا پتہ:

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ھو الشافی

نظام ہضم کی درستی اور طاقت کیلئے سریع التاثیر دوا

تریاقِ جگر

(فولاد کا خوش ذائقہ مرکب)

جگر معدہ اور انتڑیوں کو طاقت دیتا ہے۔ بدہضمی، نفخ، ریاح۔ پیٹ درد۔ دائمی قبض کے لئے اکسیر ہے

جسم کو مضبوط اور چہرے کے رنگ کو گلاب کی طرح کر دیتا ہے

قیمت ۶۰ خوراک۔ ۵/- لمبی بیماری والے اپنی حقیقت لکھیں مفید مشورہ دیا جائے گا!

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ

گزٹ آف پاکستان

تمام سرکاری مطبوعات اور جملہ شہر ملکی رسائل جاری کرانے کے لئے ہمیں لکھیے

ہم مرکزی گورنمنٹ کے منظور شدہ ایجنٹ ہیں

ارشد سنز۔ کبیر سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کے

نئے ماڈل کے چولہے

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب فرمائیں

افرودور!

جرمنی کی ایک نادر دوائی

ذہنی پریشانی۔ کام کرنے کو جی نہ چاہنا۔ ذہنی کھچاؤ۔ چڑچڑا پن

جلد غصہ آجانا۔ ذہنی انتشار۔ جلد تھک جانا۔ بے حد کمزوری

مردانہ بانجھ پن

کے لئے

جرمنی کی بنی افرودور گولیاں بے حد مفید ہیں

استعمال کے ایک ہفتہ بعد آپ اپنے اندر ایک

غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے

۵۰ گولیوں کی قیمت علاوہ محصولڈاک پندرہ روپے

شفا میڈیکو

سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال لاہور فون نمبر ۶۳۶۹۳ / ۳۲۱۱

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی، دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن — ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۹

سٹار ٹمبر کارپوریشن — ۹۰ نیو ذیلدار روڈ لاہور

لائل پور ٹمبر سٹور — راجباہ روڈ لائل پور فون ۲۸۰۵

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

ولادت

مورخہ ۲۲ اگست بفضلہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی مکرم ہارون الرشید ہاشمی آف موبل اسٹر کانٹینینٹل کراچی کو فرزند عطا فرمایا ہے نومولود محترم قریشی رشید احمد صاحب ارشد کا پوتا اور میر مرید احمد صاحب مرحوم آف سندھ کا نواسہ ہے احباب عزیز نومولود کی عمر درازی ہونے اور خادم دین بننے کے دعا فرمادیں۔ (امین الرشید ہاشمی۔ لاہور)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے ۱۹

"جماعت احمدیہ کا نصب العین بہت بلند ہے" ایک سوئس اخبار کا تبصرہ

"یہ جماعت تمام بنی نوع انسان کو اسلام کا پابند بنا کر انہیں باہم متحد کرنا چاہتی ہے"

ذیل میں سوئٹزرلینڈ کے مشہور روزنامے (BERNER TAGBLATT) کے ایک نوٹ کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جا رہا ہے جو اس نے "احمدیہ موومنٹ" کے زیر عنوان اپنی ۱۱ جون ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں شائع کیا تھا۔ اگرچہ اپنے اس نوٹ میں وہ جگہ جگہ تعصب کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکا ہے تاہم اس سے اتنا ضرور ظاہر ہو جاتا ہے کہ آج جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں مشرق و مغرب میں اسلام کو جو سربلندی حاصل ہو رہی ہے اس سے عیسائی دنیا کو کس قدر پریشانی اور اضطراب لاحق ہے اور وہ اس جماعت کی تبلیغی جدوجہد سے کس درجہ خطرہ محسوس کر رہا ہے۔ اخبار مذکور رقمطراز ہے:۔

"کہیں اس خیال کے پیش نظر کہ تحریک احمدیت کا آغاز جیسا کہ اس کے عجیب و غریب نام سے ظاہر ہوتا ہے ہندوستان ایسے دور دراز ملک سے ہوا ہم میں سے بعض لوگ یہ نہ سمجھنے لگیں کہ اس تحریک سے ہمیں کیا تعلق یا واسطہ ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں ہم کو یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہئیے کہ آج کل دنیا میں فاصلوں کی دوری اور بُعد کا سوال کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ آج کل تو طویل سے طویل فاصلہ بھی قریب ترین فاصلہ کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ خود اس ملک میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن کا وجود اس کا بیّن ثبوت ہے۔ کیا اس کے نتیجہ میں زیورک میں ہمارے اپنے درمیان ایک اسلامی عبادت گاہ یعنی مسجد کی تعمیر ممکن ہوتی نہیں دکھائی دے رہی! پھر آج سے چودہ سال قبل یہ بات کچھ کم سنسنی پھیلانے کا موجب نہیں ہوئی تھی کہ جب ۱۹۴۷ء میں تین ہندوستانی باشندوں نے یہاں زیورک بوائز رائفل شوٹنگ کے موقع پر باتصویر اشتہارات تقسیم کئے تھے۔ ان اشتہارات کا عنوان تھا "مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے، ہندوستان میں ان کے مقبرہ کی دریافت" اشتہار کے متن میں لکھا تھا کہ مسیح ناصری واقعہ صلیب کے بعد نہایت پراسرار طور پر روپوش ہو گئے تھے۔ یہودیوں کے نزدیک ان کا صلیب دیا جانا ان کے دعوی مسیحیت کے بطلان پر دال تھا۔ عیسائی کہتے ہیں کہ انہوں نے نوع انسان کے گناہوں کی پاداش میں کفارہ کے طور پر اپنی جان دی۔ اس بارہ میں یہودی اور عیسائی دونوں غلطی پر ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مسیح کو اس حال میں صلیب پر سے اتار لیا گیا تھا کہ ان پر بے ہوشی طاری تھی۔

اس زمانہ کے مامور احمد (علیہ السلام) آف قادیان نے دنیا میں مبعوث ہو کر اعلان کیا کہ مسیح (علیہ السلام) صلیب کے اثرات سے صحت یاب ہو گئے تھے پھر انہوں نے ہندوستان کا سفر اختیار کیا وہاں پہنچ کر اپنے پیغام کی اشاعت کی۔ بالآخر طبعی موت سے وہیں وفات پائی۔ اور کشمیر میں دفن ہوئے۔ احمد (علیہ السلام) کو اپنے اس انکشاف کا آسانی ثبوت بھی مل گیا اور وہ اس طرح کہ آپ قبر مسیح کا پتہ لگانے میں کامیاب ہو گئے۔ آپ نے "یوز آسف" نامی ایک مسلمان ولی کی قبر دریافت ہونے پر اس کے نام کو "یسوع آسف" میں تبدیل کر دیا اور دعوی یہ کیا کہ اس کے معنے ہیں "یسوع" .... لوگوں کو اکٹھا کرنے والا" اس طرح جو مقبرہ دریافت ہوا اسے مسیح ناصری کا مقبرہ ثابت کر دیا گیا......

احمدیت کی تحریک انگلستان میں ۱۹۱۴ء میں ہی پہنچ گئی تھی۔ اپنے وطن یعنی ہندوستان میں اسے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن یہ مخالفت اس کے مزید پڑھنے اور پھلنے پھولنے کا موجب بنی ۱۹۳۴ء میں اس جماعت کی طرف سے ہندوستان سے باہر کے ممالک میں تبلیغ اسلام کی غرض سے طوعی طور پر ایک فنڈ کے قیام میں شمولیت کی اپیل کی گئی۔ لیکن دوسری عالمی جنگ چھڑ جانے کے باعث مبلغین اسلام کا پہلا گروپ ۱۹۴۵ء سے قبل باہر نہ بھجوایا جا سکا..... اس دوران میں یہ جماعت دنیا کے اور بہت سے حصوں میں بھی پھیل گئی ہے۔ جہاں تک یورپ کا تعلق ہے لندن، ہمبورگ، فرانکفورٹ، میڈرڈ، دی ہیگ، زیورک اور سٹاک ہالم میں اب اس جماعت کے باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہیں۔ امریکہ کے شہروں میں سے واشنگٹن، لاس انجیلز، نیویارک، پٹسبرگ، اور شکاگو میں بھی اس کی شاخیں موجود ہیں۔ اس سے آگے گرینیڈا، ٹرینیڈاڈ اور ڈچ گی آنا میں بھی یہ لوگ مصروف کار ہیں افریقی ممالک میں سے سیرالیون، گھانا، نائیجیریا اور مشرقی افریقہ میں بھی ان کی خاصی جمعیت ہے مشرق وسطی اور ایشیا میں سے مسقط، دمشق، بیروت ماریشس، برطانوی شمالی بورنیو، کولمبو، رنگون، سنگاپور اور انڈونیشیا میں ان کے تبلیغی مشن کام کر رہے ہیں۔

دوسری عالمگیر جنگ سے قبل ہی قرآن کا دنیا کی سات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا۔ چنانچہ اب تک ڈچ، جرمن اور انگریزی میں پورے قرآن مجید کے تراجم عربی متن کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔ عنقریب روسی ترجمہ بھی منظر عام پر آ جائے گا۔

اس جماعت کا نصب العین بہت بلند ہے اور وہ یہ کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان کو ایک ہی مذہب کا پابند بنا کر انہیں باہم متحد کر دیا جائے وہ مذہب احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہے اس کے ذریعہ یہ لوگ پوری انسانیت کو اسلامی اخوت کے رشتہ میں منسلک کر کے دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں توقع ہے کہ بالآخر تمام بنی نوع انسان اسلام کی آغوش میں آ کر مسلمان ہو جائیں گے۔

یہ جماعت خود اور اس کا اپنے مولد و مسکن سے نکل کر پوری دنیا پر اس قدر مضبوطی سے پھیل جانا نوع انسان کی روحانی تاریخ کے دیگر عجیب و غریب واقعات میں سے ایک عجیب و غریب واقعہ اور داستان ہے۔ جو اس زمانہ بنی نوع انسان کے ذہنی الجھاؤ اور انتشار پر دلالت کرتا ہے۔ احمدیت اور اسلام کا مسیح کی صلیب کو بری طرح سے رد کر دینا اس امر کا آئینہ دار ہے کہ یہ جماعت بھی نجات کی ایمانی امید سے تہی دست ہے کیونکہ دنیا کے نجات دہندہ کی صلیب انسانیت کی موجودہ پراگندگی اور انتشار کے باوجود مفاہمت کی وہ واحد علامت ہے جو انسانوں کا خدا سے رشتہ جوڑنے کی ضمانت دے سکتی ہے اور آئندہ بھی ہمیشہ دیتی رہے گی"۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)

آزاد کشمیر کے جوانوں نے بھارتی حملہ آوروں کو مار بھگایا

پونچھ اور اوڑی کے درمیان آزاد علاقے پر قبضہ کرنے کے لئے بھارت کی زبردست تیاریاں

مظفر آباد: ۳۱ اگست۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ٹیٹوال کے محاذ پر ہندوستانی فوج نے پیر صاحب کی چوکی پر قبضہ کرنے کی بار بار کوشش کی لیکن اسے منہ کی کھانی پڑی۔ اور آزاد کشمیر کے جوانوں نے ہندوستانی سپاہیوں کو پسپا کر دیا۔ حملہ آوروں کا بھاری جانی نقصان ہوا ہے۔ ہندوستانی فوج کی بڑی جمعیت نے اس چوکی پر حملے کئے تھے۔ ساتھ ہی ہندوستانی توپ خانہ مسلسل گولہ باری کر رہا تھا آزاد کشمیر کے بہادر جوانوں نے بھارتی حملہ آوروں کو پیچھے دھکیل دیا۔ ہندوستانی سپاہی نہایت بے ترتیبی کے عالم میں میدان جنگ سے بھاگے اور اب ان کے بچے کھچے دستے دوبارہ اکٹھے ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ہندوستانی فوج کی ایک بٹالین نے ہندوستان کے درہ حاجی پیر کے شمالی علاقوں میں حملے کئے۔ ان حملوں کا مقصد یہ تھا کہ اوڑی اور پونچھ کو ملا دیا جائے۔ ہندوستانیوں نے حسب معمول آزاد کشمیر کی چوکیوں پر حملوں سے پہلے سخت گولہ باری کی۔ لیکن آزاد کشمیر کے مجاہدوں نے عزم صمیم کے ساتھ حملہ آوروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور انہیں بہت سا جانی نقصان اٹھا کر انتہائی بدنظمی سے پسپا ہونا پڑا۔ بھارتی فوج کے بہت سے نوجوان ہلاک ہو گئے۔ اب بچے کھچے ہندوستانی سپاہی اپنے رہے سہے اسلحہ کو دوبارہ جمع کر رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اوڑی اور پونچھ کی درمیانی سڑک پر قبضہ کرنے کے لئے ہندوستانیوں نے اوڑی کے جنوب میں دو بریگیڈ فوج جمع کر دی ہے۔ ہندوستانی فوج نے اس علاقے میں جس انداز سے اندھا دھند گولہ باری کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پے در پے ناکامیوں کے باعث وہ سخت مایوس ہو گئے ہیں۔

ٹیٹوال کے محاذ پر ہندوستانی فوج کو بری طرح ناکامی ہوئی ہے اس کا ہر حملہ پسپا ہوا ہے۔ ہندوستانی فوج نہایت مایوسی کے عالم میں اندھا دھند گولہ باری کر رہی ہے دلچسپ بات یہ ہے کہ کل ہندوستانی پارلیمنٹ میں چاون نے تمام محاذوں پر کامیابی کے دعوے کئے اور کہا کہ میں اور پارلیمنٹ کے تمام ممبر ہندوستانی سورماؤں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے بڑی بہادری دکھائی ہے اور بڑے معرکے سر کئے ہیں۔ ہندوستانی پارلیمنٹ کے ممبروں نے زور سے تالیاں بجائیں۔ لیکن چاون صرف کامیابی کا دعوی کر کے ہی رہ گئے۔ اور اپنی بہادر فوج کی کامیابی کا کوئی ثبوت نہ دے سکے انہوں نے کہا کہ ابھی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ جب یہ مل جائیں گی تو میں پھر بیان دوں گا۔ ایک بھارتی ترجمان نے اعتراف کیا ہے کہ جنگ بندی لائن پر خونریز جنگ ہو رہی ہے اور بھارتی فوج کو نقصان اٹھانا پڑا ہے۔